

## 31897- جمہ کے روز دعاء میں ہاتھ اٹھانے

سوال

کیا خطیب کی دعاء کے وقت آمین کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانے مستحب ہیں؟

پسندیدہ جواب

اصل تو یہی ہے کہ دعا کرنے والا دعاء کے وقت ہاتھ اٹھائے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"إِذْقَنَ اللَّهُ تَعَالَى شَرْمَ وَكَرْمَ وَالآبَةَ، إِذْ أَسْكَنَ الْأَنْوَافَ وَالْأَذْنَافَ"

سنن ترمذی حدیث نمبر (3556) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

تحفۃ الاحوڑی میں مبارکپوری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس حدیث میں دعاء کے لیے ہاتھ اٹھانے کا استجواب پایا جاتا ہے، اور اس سلسلہ میں بہت سی احادیث میں اسے احتساب کیا گیا ہے۔

لیکن خطیب کے متعلق وارد ہے کہ جمہ کے دن جب وہ مخبر پر دعا کرے تو صرف انگشت شہادت سے اشارہ کرے، اور ہاتھ نہ اٹھائے، بلکہ بعض صحابہ کرام نے تو دعا، میں ہاتھ اٹھانے والے خطیب پر انکار کیا ہے۔

مسلم اور ابو داؤد میں عمار بن رویہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بشر بن مروان کو منبر ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھا (ابوداؤد کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ: وہ جمہ کے دن دعا کر رہا تھا) تو انہوں نے کہا:

(اللہ تعالیٰ ان ہاتھوں کو قبیح بنائے، میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے اس طرح کستے اس سے زیادہ نہیں کرتے تھے، اور انہوں نے اپنی انگشت شہادت کی طرف اشارہ کیا)

صحیح مسلم حدیث نمبر (874) سنن ابو داؤد حدیث نمبر (1104).

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اس میں ہے کہ سنت یہ ہے کہ دوران خطبہ دعاء میں ہاتھ نہ اٹھائیں، امام مالک اور ہمارے اصحاب کا قول یہی ہے۔ اسے

اور تحفۃ الاحوڑی میں ہے:

یہ حدیث مبشر پر دوران دعاء ہاتھ اٹھانے کی کراہت پر دلالت کر رہی ہے۔ اسے

اور جب خطیب کے لیے ہاتھ اٹھانے مشروع نہیں، تو پھر مفتیدی بھی اس کی طرح ہے، کیونکہ وہ اس کی اقتدا میں ہے۔

لیکن جب امام جماعت کے دن ممبر پر بارش کی دعا مانگے تو ہاتھ اٹھانے سنت ہیں، اور اسی طرح اس کے ساتھ مفتیدی بھی ہاتھ اٹھائیں۔

بخاری اور مسلم نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں لوگوں کو قحط سالی کا سامنا ہوا، ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جماعت دے رہے تھے کہ ایک اعرابی شخص آیا اور کہنے لگا:

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماں اور جانوبلاک ہو رہے ہیں، اور بچے بھوکے ہیں، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعاء کریں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے (بخاری میں تعلیقیاً یہ الفاظ زیادہ ہیں) اور نیھقی نے اسے موصول بیان کیا ہے: لوگوں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا کی (آسمان میں ہم کوئی بادل کا ٹھکڑا نہیں دیکھ رہے تھے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نیچے بھی نہیں کیے تھے کہ بادل پہاڑوں کی مانند چھا گئے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی نمبر سے نیچے بھی نہیں اترے تھے کہ میں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی سے بارش کے قطرے گر رہے تھے، وہ سارا دن بارش ہوتی رہی اور پھر آنے والے اور اس کے بعد والے دن بھی حتیٰ کہ دوسرے جمعہ تک بارش جاری رہی۔

تو وہی یا کوئی اور اعرابی کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عمارتیں گرنا شروع ہو گئی ہیں، اور مال جانور غرق ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعاء کریں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی:

اللَّهُمَّ حَوْلَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا،

اے اللہ ہمارے اردو گرد بارش بر ساہم پر نہیں۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے جس طرف بھی اشارہ کرتے اس طرف سے بادل پھٹ جاتے، اور مدینہ گول گڑھے کی مانند ہو گیا، اور وادی قناؤ ایک ماہ تک بہتی رہی، جو کوئی بھی کنارے سے آتا وہ موسلا دھار بارش کا ذکر کرتا "।

صحیح بخاری حدیث نمبر (933) صحیح مسلم حدیث نمبر (897)۔

سٹھن: یعنی خشک سالی۔

قریۃ: بادل کے مختلف ٹکڑے۔

سلع: مدینہ میں ایک معروف پہاڑ کا نام ہے۔

مثُل الترس: یعنی گول۔

اجوہہ: گول اور سبیع گڑھے کو کہتے ہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ بادل پھٹ گئے اور مدینہ کے اردو گرد بارش ہوتی رہی۔

اجود: موسلا دھار بارش۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

جمعہ کے دن دوران خطبہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے کا حکم کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

جمعہ کے دن دوران خطبہ ہاتھ اٹھانے مشروع نہیں، جب بشر بن مروان نے خطبہ جمعہ میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو صحابہ نے اس کا انکار کیا تھا۔

لیکن اس سے بارش کے لیے دعا کو مستثنیٰ کیا جاتا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کرتے ہوئے خطبہ جمعہ میں ہاتھ اٹھائے تھے، اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ ہاتھ اٹھائے۔

اس کے علاوہ خطبہ جمعہ میں دعا کے وقت ہاتھ نہیں اٹھانے چاہیں۔ احمد

دیکھیں: فتاویٰ ارکان اسلام (392)۔

واللہ اعلم۔